Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ



نمبر (۵) — مطبوعہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستہ اخبارات

جنابہ مہارانی صاحبہ دھولپور انجمن لیڈیاں لندن کی نائب میر انجمن منتخب ہوئیں میر انجمن پرنس آف ویلز ہیں۔ والنشان کلکتہ کی آراستگی کے لئے عملہ مینگ بنگال نے ۲۰۰۰ دیا اور مسٹر ورن نے لندن سے ۵۰۰ بھیجا۔ فارن پیغامات کے کاپی رائٹ کے مسودہ قانون کی رپوٹ اگلے جلسہ کونسل آئین ہند کی سیکٹ کمیٹی میں پیش ہوگی۔ آسام میں قلیوں کی تنخواہ بڑھانے کے قانون پر تمام کاشتکار اور تاجر بالاتفاق مخالف ہوگئے۔ جنگ ٹرنسوال کے چندہ میں راجہ صاحب رامپور نے بھی پانچہزار روپیہ عنایت فرمایا ہی۔ کلکتہ کی طرح مدراس اور بمبئی میں بھی والنٹر فوج کے نئے تیار کرنے کا ارادہ ہی تاکہ جنوبی افریقہ میں کام دیں۔ کلکتہ کا والنٹر دستہ فوج ۲ میکسم توپیں بھی ساتھ لے جاویگا اور امید ہی کہ ۶ فروری کو روانہ ہوگا۔ مسٹر نرزر صاحب ممالک وسطی کی بار کے ایک زبردست لیڈر تھے ان کی لیاقت کو عام و خاص سب نے تسلیم کیا تھا راہی عالم بقا ہوئے۔ مدراس کے قصبہ تریپاتور میں بہت سخت طاعون پھوٹ نکلا لوگ بھاگ رہے ہیں اور یہ خالی از اندیشہ نہیں۔ ۵ فروری کو کلکتہ کے ٹون ہال میں جنگ ٹرنسوال کے چندہ کے لئے ایک امدادی بال کیا جاویگا۔ حضور وائسرائے بھی تشریف لائیں گے۔ ایک تھیٹر کا تماشا بھی امدادی چندہ کے لئے کیا جاویگا۔ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے۔ میں ۳۰ امیدوار پاس ہوئے جنمیں صرف ۲ مسلمان باقی تمام ہندو ہیں ؛

کونسل کشمیر میں ریونیو ممبری پر منشی غلام احمد خاں سابق افسر بندوبست وزیر اسمٰعیل خاں ممتاز کئے گئے۔ جہلم میں رشتہ نمک کے دفتر پر ڈاکہ پڑا چپراسی و جمعدار کو مار کر سب کچھ لے گئے۔ کلکتہ کالی گھاٹ میں بنگالیوں نے بڑی دھوم دھام سے کالی ماتا سے فتح جنگ ٹرنسوال کی دعائیں مانگیں۔ چھاؤنی پشاور میں ایک پولیس پٹرول نے ایک گورہ سپاہی کو چور کے دھوکہ میں نشانہ بندوق بنایا۔ درہ خیبر سے سلسلہ تار بھی اٹھا لیا گیا۔ اب تمام پیغام پشاور سے بذریعہ ڈاک جاتے ہیں۔ کوہ سمانا کا رستہ برف سے اٹا پڑا ہو ریلیف کی فوجیں کوہاٹ میں رک گئیں کہ رستہ کھلنے پر سبکدوش کریں۔ کلکتہ میں لیڈیاں خاندان میسور نے حضور لیڈی کرزن صاحبہ سے ملاقات کی۔ مہاراجہ میسور کلکتہ سے بنارس آئے۔ کانپور۔ دہلی۔ ہردوار۔ شملہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ آگرہ گوالیار۔ جبلپور۔ بڑودہ۔ بمبئی کی سیر فرماتے ہوئے واپس میسور جاینگے۔ بیکانیر کی امپیریل فوج شتر سوار کے افسروں و سپاہیوں نے چندہ جنگ کے لئے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ پیش کش کی۔ کلکتہ کے تاجران الہی بخش کمپنی نے جنوبی افریقہ کی فوج میں تقسیم کرنے کے لئے پچاس ہزار سگرٹ پیش کئے ہیں۔ لاہور میں بھولا ناتھ ملازم چیف کورٹ نے پہلے جورو کو قتل کیا بعد ازاں اپنے آپکو۔ لدھیانہ میں ایک اناج بیچنے والے نے پہلے ایک عورت کو مار ڈالا اور پھر اپنے آپ کو بھی۔ پٹیالہ میں کھتریاں پنجابیوں کی ایک کانفرنس سوشل اصلاح پر ۱۰ و ۱۱ مارچ کو ہوگی۔ [illegible] ڈپٹی کلکٹر فتحپور الزام رشوت ستانی میں دورہ سپرد ہیں ؛ ایشاٹک سوسائٹی بنگالہ کے سالانہ جلسہ پر ۷ فروری کو حضور وائسرائے بھی قدیم عمارتوں کی حفاظت پر کچھ فرمائیں گے ؛

حیدرآباد کے مسٹر چیلٹن کا مقدمہ الزام سازش کرنل لاری پر ایک مدت سے چل رہا تھا۔ ہائی کورٹ بمبئی نے ڈسمس کر دیا۔ بمبئی سے پورنیہ نام دخانی جہاز فوجی گھوڑے اور ۱۵ پونڈ کے ۲ میدانی توپخانے لیکر روانہ کیپ ہوگیا۔ پنجاب میں حکم ہوا سرکاری دفاتر میں چپراسیوں ہرکاروں بار برداروں مذکوریوں کی تنخواہ بجائے ۵ کے ۶ روپیہ کی جائے۔ نیمچ میں جنگی کورٹ مارشل نے فوجی گورہ مسمی ہنری ڈیوس کو پھانسی کی سزا دی۔ گورنر جنرل سے بھی منظوری آگئی۔ راولپنڈی میں بصدارت نواب محمد حیات خاں جلسہ ہوا کہ جنگ کے لئے نذرانے جمع کریں اور فتح سرکار کی دعا مانگیں۔ ہندوستان میں قحط کا اسوقت سب سے زیادہ زور ممالک وسطی میں ہے جہاں اس وقت سرکاری کاموں پر ۱۵ لاکھ قحط زدہ ہیں۔ کلکتہ و رنگون کے درمیان اکوسٹک طریق سے پیغامات تار بھیجنے میں کامیابی ہوئی ایک منٹ میں ۱۰۰ الفاظ جا سکے۔ سر آرتھر سٹریچی صاحب چیف جسٹس ہائی کورٹ الہ آباد ماہ اپریل میں رخصت پر ولایت جانے والے ہیں۔ ممالک شمال مغربی میں گذشتہ سال رشتہ نہر سے کل آمدنی ۹۰ لاکھ اخراجات منہا کرکے خالص آمدنی ۷۲ لاکھ ہوئی سرمایہ ۹ کروڑ ہی۔ کانپور میں جو مختلف ریلیں گذرتی ہیں ان کے مہتموں نے باہم ملکر ایک بڑا بھاری مشترکہ سٹیشن بنانا قرار دیا۔ جہاز بندیسراتھ کی گرفتاری کی نسبت جرمن وزیر خارجہ کی تقریر نے لندن میں حیرت پیدا کی اور جرمنی کی نیت مشتبہ ہوئی۔ روٹر نے قابل اعتبار ذریعہ سے یہ نہایت مبارک خبر بھیجی کہ ۲۳ کو سپیونکپ خلاص ہوگیا فتح مبارک ہو۔ ڈاکٹر لیڈز ایجنٹ ٹرنسوال برلن میں پہنچے پر شہنشاہ جرمن کی سالگرہ کے جلسہ میں شریک ہونیکو آئے ہیں۔ وزیراعظم جرمن نے ان سے ملاقات کی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

پادری این پریمداس صاحب۔ پنڈت رامانند صاحب اور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز

پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب | ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری پی۔ بی۔ رائے صاحب۔ پادری کیدارناتھ صاحب منت | کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ ۲۳ جنوری کی شام کو برٹش ہاوٹزر میدانی توپوں نے خوب اثر دکھایا۔ بوئر اپنے ٹیلہ کی چوٹی سے ہٹ گئے اور برٹش فوج اس پر قابض ہوگئی۔ بوئروں نے چوٹی پر پتھروں کی دیوار بنا رکھی تھی چند گھنٹے اس کی اوٹ میں کاٹے۔ لیکن سہ پہر کو ایک نالہ عبور کرکے ہٹ گئے۔ شراپنل ڈولڈائٹ نے خوب رگرا۔ برٹش نقصان کم ہوا۔ جنرل وارن کی کارروائی خاطرخواہ پائی جاتی ہے امید ہے کہ بوئروں کا زور جلد ٹوٹ جائیگا۔ محصورین لیڈی سمتھ کو ہروقت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں کمزوری ہوئی بوئر دھاوا کرکے آپڑیں گے۔ یہ خوف ہروقت رہتا ہے اور اپنی رہائی کا صبر سے انتظار کرتے ہیں۔ اخبار ٹائمز کو ایک پیغام مارلورن کو مارکوئز سے پہنچا جو پریٹوریا کی خبر ظاہر کرتا ہے کہ وہاں اس بات پر سخت ناامیدی اور پریشانی پھیلی ہوئی ہے کہ یورپین سلطنتیں بالکل الگ تھلگ ہیں بوئروں کو پوری امید تھی کہ موقعہ جنگ پر کوئی سلطنت ضرور مدد کریگی حالانکہ ظاہرا طور پر کسی نے کچھ بھی مدد نہیں کی اس خیال سے بوئر نہایت بے چین ہو رہے ہیں کہ برٹش سلطنت کا رعب داب بہت بھاری ہے۔ ۱۸ جنوری کو برٹش فوج نے بمقام کولسبرگ بوئروں پر حملہ کیا لڑائی بہت سخت ہوئی مگر بوئر اپنے مقام پر بدستور قایم ہیں۔ جنرل بولر نے ۲۳ جنوری کو خبر دی کہ جنرل وارن آج رات کو سپیانس کوپ پر حملہ کرکے دشمن کے نمایاں نقطوں کے مارلینے کی کوشش کریں گے۔ بوئروں کی مراسلتوں میں برٹش توپوں کی گولہ باری کے سخت اثر کا اقرار پایا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس گولہ باری سے کئی بوئر کمانڈر مضروب ہو چکے ہیں۔ دشمن کا مقام جنرل وارن کی فوج کے سامنے ... گز کے فاصلہ پر ہے اور وہ سپیانس کوپ سے مغربی طرف کو بہت بلند سطح پر ہے اور وہاں پہنچنے کا راستہ صرف ایک ہے اور افسوس کہ وہ کھلے میدان سے ہے جہاں پر دشمن کی توپوں اور بندوقوں کی زد صاف پڑتی ہے۔ ہشتم دوژرن فوج بھی تیار ہوگیا جو افسر مقرر ہوئے ہیں سب چیدہ اور تجربہ کار ہیں۔ جنوبی افریقیہ کی انگریزی آبادی میں اور دو رجمٹیں بھرتی ہو رہی ہیں ایک کا نام رسالہ رابرٹس اور دوسرے کا نام رسالہ کچنر۔ ان فوجوں کے وسیلہ سے بہت کام نکلیگا۔ ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ بوئروں کا پرتگالیوں سے بھی بگاڑ ہوگیا۔ بوئروں نے پرتگالی علاقہ میں گذر کر روڈیشیا پر دھاوا کیا حالانکہ پرتگال بالکل بے طرفدار ہے۔ پرتگالی اس حرکت پر غصہ میں آگئے۔ پرتگالی توپخانہ مقام لورنزو مارکوئز سے سرحد کی طرف روانہ کیا گیا۔ لزبن سے فوج کمک روانہ کیگئی کہ اپنے حقوق کو محفوظ رکھے ؛

ایک نوجوان روسی نے ایک نوجوان فرنچ کی مدد سے اُڑنے کی ایسی کل بنائی ہے جو فی گھنٹہ ... میل آسمان پر چلتی ہے +

تار برقیاں

اٹلی نے رائے دی ہے کہ مسئلہ طاعون کی بابت وینس میں ایک اور کانفرنس کیجاوے۔ **۲۲ جنوری** کی لڑائی میں بمقام شا... ۱۱ کام آئے انمیں ایک کپتان مقتول اور ایک کپتان مجروح ہے **جنرل** وارن نے دشمن کی خوب خبر لی اس زور شور سے حملہ کئے کہ دشمن پریشان اور حیران ہوگیا مگر افسوس کہ سپیان کوپ کے جنگ میں سخت نقصان ہوا بوئر کہتے ہیں کہ برٹش کے ... **جنرل** وارن کی فوج نے جو مورچے ... مارے تھے اُن کے سامنے ... بوئر مقتول پائے گئے +

لیڈی سمتھ میں بخار بہت کم ہوگیا جن مقاموں پر کہ حملہ ہوا وہ پھر مضبوط کرلئے گئے۔ **۲۵ جنوری** کی لڑائی میں برٹش کے ۱۴ افسر قتل ۲۰ زخمی ہوئے ۱۸ سپاہی قتل ۱۲۱ مجروح ۱۰ گم ہوگئے **ہندوستان** کے جن لوگوں نے مجروحان جنگ ٹرنسوال کے لئے چندہ دیا ہے لارڈ میر نے انکا شکریہ ادا کیا۔ **اخبار** ٹائمز کو لارنکو مارکوئز سے ایک تار پہنچا کہ نٹال اور فری سٹیٹ ریلوے کے تمام پلوں کے نیچے بارود کی سرنگیں لگا دی گئیں ہیں جسوقت بوئر لوگ شکست کھا کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرینگے تمام پل علحدہ اڑا دئے جائینگے **میدان** جنگ سے خبروں کے آنے کی سخت بندش ہوگئی ہی آتے بات ہی جو سرکاری خطوں کی گونج ہوتی ہے **ہفتم** ڈویژن فوج کا پہلا حصہ ... جنوری کو کیپ میں پہنچ گیا تھا اور جنرل چرم سائڈ بھی پہنچ گئے **سٹڈنی** میں آسٹریلیا کی نوآبادیوں کے وزرا کی کمیٹی ہوئی اور قرار پایا کہ ایک نیابت انگلستان کو بھیجی جاوے کہ وہاں اس مسودہ قانون انتظام پارلیمنٹ کو سمجھا کر منظور کرائے۔ **فرانس** نے بحری فوج کا ایک دستہ پیکن دارالخلافہ چین میں بھیجا ہے۔ **سوڈان** کا عثمان دقنا گرفتار کیا گیا اب پولیٹکل قیدی ... **بوئروں** کے پاس بلجیم اور ہالینڈ کے مشاق ... معہ سامان کے خفیہ طور پر پہنچے۔ **پرنس** آف ویلز نے لنڈن کی شاہی والنٹری فوج کا کرنل انچیف ہونا منظور فرمایا اس سے جنگ پر جانا لازم نہیں آتا۔ اس فوج کو تنخواہ خوراک اسلحہ سامان سرکار سے ملیگا گھوڑے اور کپڑے عام چندہ سے بہم پہونچائے جائینگے۔ **بوئروں** نے پرتگالی علاقہ سے گذر کر انگریزی علاقہ روڈیشیا پر حملہ کیا پرتگالی اس حرکت پر غصہ میں آگئے۔ پرتگالی توپخانہ مقام لورنکو مارکوئز سے سرحد کی طرف روانہ کیا گیا۔ **لزبن** سے فوج کمک روانہ کیگئی کہ اپنے حقوق کو محفوظ رکھے بوئروں سے ہرگز نہ دبینگے۔ **محصورین** کمبرلی نے ... جنوری کو باہر نکلکر ایک حملہ کیا لیکن دشمن کو مضبوط پایا دشمن ہر طرف سے مقابلہ کو تیار تھا مقابلہ میں کچھ کمی نہ پائی گئی۔ برٹش فوج بغیر نقصان کے پیچھے ہٹ گئی **تمام** یورپین سلطنتوں نے واشنگٹن کو تحریری معاہدہ بھیجا اور خلافہ چین میں امریکا کے لئے تجارت کا دروازہ کھلا رکھنے کا اقرار کیا +

مسیح کی تعلیم

تیرہواں باب

گھرانے کی بابت

آدم زاد کے سارے تاریخ ناموں کی گواہی کے مطابق انسانوں اور قوموں کی قدر اور نیک بختی گھرانے کے انتظام اور چال پر بہت کچھ منحصر ہے۔ اگر ہم یہودی لوگوں کے گھرانے کی ترتیب پر لحاظ کریں گے تو معلوم ہوتا ہے کہ بیشک وہ اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ ان کے درمیان ایک اور زندہ ایمان اور سچی عبادت موجود تھی اور اُن کے گھر بار کی زندگی اتنی عزت کے قابل تھی کہ اس میں خدا کے بیٹے نے انسان کے بیٹے کی صورت اختیار کی یہودیوں کے اعتقاد میں پاک نوشتوں اور قدیم روایتوں کے موافق گھرانے اور شادی کرنے دونوں کی بنیاد الٰہی تھی۔ مسیح نے ایک بات سے اُنکے خیالوں اور رسم کو درست کیا اس نے صاف بتلایا کہ خدا کے ازلی ارادہ میں دنیا کی پیدائش سے شادی کے انتظام میں جدائی یا طلاقنامہ خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ اس نے پیدائش کی کتاب کی باتوں کا حوالہ دیکر شادی کی بابت یہہ نتیجہ نکالا کہ ایسی صحبت میں آدمی اور عورت کے درمیان ایسا بھید ہے کہ وہ دو تن نہیں بلکہ ایک تن ہیں اور یہہ یکتائی خدا سے ہے اور آدمی اس کو دور نہیں کرسکتا۔ موسیٰ کی شریعت کے مطابق طلاق روا تھا۔ اس میں طلاقنامہ کے تیار کرنے میں بھی سوچنا اور من بدل کرنے کے موقعہ ملنے کا مطلب تھا۔ مسیح نے صاف کہا کہ یہہ رواج خدا کے کامل ارادے کے مطابق نہیں بلکہ ان کی سخت دلی کے سبب سے ان کو یہہ اجازت ملی۔ اس یکتائی میں جدا کرنیکا صرف ایک باعث ہے یعنے زنا کیونکہ اس ہی حقیقت میں شادی کا عہد طلاق سے پیشتر توڑا گیا۔ مسیح کے فیصلہ میں شادی کا عہد محض انسان کی مرضی اور انتظام پر نہیں بلکہ الٰہی اور برتر از شریعت پر موقوف ہے ؎

پس "جسے خدا نے جوڑا ہے آدمی جدا نہ کرے"۔ (متی ۱۰: ۹) مناسب ہے کہ کلیسیا اور ملک کا قانون اس کلام کی ہدایت کو نہ چھوڑیگا بلکہ اس پر متفق ہوگا۔ پھر مسیح بچوں کی بابت عجیب طرح کی نصیحت دیتا تھا اس کی باتوں کا بھید مشکل سے سمجھ میں آتا ہے تو بھی ہم یہہ صاف سمجھتے ہیں کہ ہم ان سے بدسلوکی اور بے ادبی نہ کریں بلکہ سچے طور سے ان کی عزت کریں "خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جانو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے باپ کا منہ جو آسمان پر ہے ہمیشہ دیکھتے ہیں" (متی ۱۸: ۱۰) "اور جو کوئی میرے نام پر ایسے بچے کی خاطرداری کرے میری خاطرداری کرتا ہے" (متی ۱۸: ۵)۔

اور ہم نے دیکھا کہ کلیسیا ایک الٰہی جماعت ہے جو معجزانہ انتظام سے مقرر ہوئی اور گھرانہ بھی الٰہی ہے جو آدمی کی ازلی پیدائش کے قانون پر قایم کیا گیا۔ کلیسیا اگر نا کامل طور سے تو بھی حقیقت میں خدا کی بادشاہت کا صورت نما ہے۔ بلکہ گھرانہ بھی خدا کی بادشاہت کا حصہ ہو جاتا جب والدین ایمان کے ذریعہ سے مسیح میں شریک ہیں اس بات کو ثابت کرنے کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ گھرانے کے ازلی اور غیر تبدیل انتظام کے بموجب جسم اور دل کی پرورش اور حفاظت کے لئے فرزند اپنے والدین کی تابع ہیں وہ اپنے ماں باپ کے اختیار اور تنبیہ میں ہیں اور ماں باپ اور بچوں کے درمیان ایسی ذاتی رشتہ داری ہے کہ فرزند آپ سے آپ اپنے والدین کے خیال اور دستور پر چلنے لگ جاتے اور وہ قریباً مجبوراً ماں باپ کی دینی چال اور خیال قبول کرتے ہیں ؎

گھر باری زندگی ایک خاص وحدت ہے اور والدین کی روحانی اور اخلاقی زندگی بچوں کی زندگی اور چال پر خوب تاثیر کرتی ہے اس لئے اگر والدین کی زندگی مسیح میں پوشیدہ ہے تو ان کے بچے بھی مسیح میں ہیں جیسا پولوس کا قول ہے کہ (رومیوں ۱۱: ۱۶) "اگر جڑ پاک ہو تو ڈالیاں بھی ویسی ہی ہونگی"۔ اور مسیح بھی اس اصول کو قبول کرتا تھا جب اس نے باپ کا ایمان دیکھ کے لڑکے کو بر[illegible]ب لڑکا جس میں ناپاک روح تھی مسیح کے پاس لایا تو مسیح نے اس کے باپ سے کہا کہ "اگر تو ایمان لا سکے تو ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے" اور جب اس لڑکے کا باپ چلایا کہ "اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں تو میری بے ایمانی کا چارہ کر"۔ (مرقس ۹: ۲۳-۲۴) تو مسیح نے اس کے لڑکے کو چنگا کیا۔ اور پھر جب وہ چھوٹے لڑکوں کو اس پاس لائے مسیح بولا کہ "چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس آنے دو۔ انہیں منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے.... اور اس نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان پر ہاتھ رکھ کے ان کو برکت دی" (مرقس ۱۰: ۱۴-۱۶)۔ لہذا ہماری سمجھ میں صاف ثابت ہے کہ مسیحی گھرانا خدا کی بادشاہت کا حصہ ہے اور مناسب ہے کہ بچوں کی پرورش اور تربیت اس ایمان پر کی جاوے کہ وہ پیدائش سے خدا کے میل میں شریک تھے وہ خداوند میں ہیں جیسا پولوس فرض کرتا ہے (دیکھو افسیوں ۶: ۱) اور بچپن سے ان کو ایسا سمجھانا واجب اور فرض ہے کہ وہ مسیح کے ہیں اور اور خدا کو باپ کہہ سکتے ہیں۔ اور یہہ برکت بپتسمہ کی رسم سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ مسیحی گھرانے میں پیدا ہو کے یہہ حق اور برکت اس وقت ان کو مل گئی۔ لیکن

بپتسمہ اس فضل کی طرف اشارہ دیتا ہو جس میں ہم رہتے ہیں اور والدین کا ایمان اس سے مدد پاتا ہو۔ اور جب یہہ رسم اور اس کی مراد بچوں کو پیچھے معلوم کی جاوے تو ان کے لئے یہی وسیلہ ہووے جس سے وہ اپنا عہدہ اور سرفرازی پر خوب غور کر کے خدا کے حقیقی فرزندوں کی طرح اپنی زندگی کاٹیں ؏

شہیدانِ کارتھج قدیم مسیحیوں کے تذکرہ پر ایک

فاضل مسلمان جنٹلمین کی رائے

انگریزی کتابوں کے اُردو ترجمے عموماً ایسی بے احتیاطی سے کئے جاتے ہیں اور ان میں اس قدر سقم ہوتے ہیں کہ میرا دل کسی ترجمہ کے پڑھنے کو بھی نہیں چاہتا۔ شہیدانِ کارتھج کو بھی میں نے اسی بیدلی سے پڑھنا شروع کیا تھا مگر چند اوراق کے مطالعہ ہی نے میرا خیال بدل دیا اور میں نے اس کو پھر از سرِ نو بہت غور اور شوق سے پڑھنا شروع کیا اور باوجود عدم فرصتی کے نہ صرف اُسے ختم ہی کیا۔ بلکہ بعض مقامات کو دو دو دفعہ پڑھا اور بعض مقامات میں نے اپنی بی بی کو پڑھکر سُنائے جو گویا تیسری دفعہ پڑھے گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اصل کتاب ہی فی نفسہٖ نہایت دلچسپ اور دلگداز ہو لیکن اُردو ترجمے میں اس رقت و درد کا باقی رہنا مترجم کی خوبی بیان اور خوش اسلوبی کلام پر موقوف تھا۔ اُردو زبان کی بے بضاعتی کا یہہ حال ہو کہ اوّل تو متعدد خواص مادّی کے اظہار کے لئے ہی اس میں کافی الفاظ موجود نہیں۔ چہ جائکہ کوائف وجذباتِ دلی ولطائف وارادات قلبی کا بیان اس کے ذریعے سے ہو سکے۔ اس پر ایک اور مشکل یہہ اضافہ ہو گئی ہو کہ تھوڑے بہت بُرے بھلے الفاظ جو ہماری زبان میں تھے بھی تو ان کو بقول ایک فاضل حجازکے ناپسندیدہ خیالات نے ایسا نجاست آلودہ کر دیا ہو کہ اب ان الفاظ کو حقیقت کے مقدس خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنانا ان مقدس خیالات کے ساتھ بے ادبی کرنا ہو۔ ایسے حالات میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ انہیں مترجم کا دل ہی جانتا ہو۔ محبت کے پیارے لفظ کے لئے عشق ایک نہایت موزون اور کار آمد مرادف تھا۔ مگر یہہ لفظ مکروہ معانی میں مستعمل ہو کر ایسی ردّی حالت کو پہنچ گیا ہو کہ ہر در سخن شناس ہی ایسے موقعے پہچان سکتا ہو۔ جہاں یہہ لفظ اب بھی اپنی اصلی خوبی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہو۔ میں نے ایسے موقعوں کو اس کتاب میں بہت غور سے دیکھا ہو اور میرے دل نے قابل مترجم کے ہنر کی داد دی ہو ؏

ہماری زبان میں مناسب اسمائے صفات کی بہت کمی ہو۔ دنیا کا کوئی منظر دو چند فقرات میں ہمارے اسمائے صفات کی فہرست تمام ہو جاتی ہو۔ مترجم نے اپنی جدت پسند طبع سے متعدد الفاظ اور تراکیب کو بے انتہا خوش اسلوبی کے ساتھ نیا لباس پہنایا ہو۔ غرض مترجم کا طرز ادا ایسا پسندیدہ اور شیریں ہو کہ اگر پڑھنے والے میں کچھ بھی دردِ دل ہو تو ممکن نہیں کہ کتاب کو شروع کرے اور انجام کو نہ پہنچائے ؏

قدیم زمانہ میں جن نیک دل بندوں نے صداقت کے لئے شدائد و مصائب اُٹھائیں اور راہ مولیٰ میں بیدریغ جانیں دیں۔ یہہ کتاب ان کے دلکش حالات کا سچا آئینہ ہو۔ جس کے پڑھنے سے انسان کا حوصلہ بڑھتا ہو اور اس دنیا کی آزمائشوں کی سختی ہلکی ہو جاتی ہو اور بندے اپنے پروردگار پر بھروسہ کرنا اور اُسکی رضاجوئی سیکھتے ہیں ؏

میری بی بی نے بھی جو اخبار تہذیب نسواں کی اڈیٹر ہیں اس کتاب کا بہت سا حصہ شوق سے پڑھا اور خصوصاً معصوم **ایلوا** کے حالات نے تو ان پر اس قدر اثر کیا کہ وہ گریہ کو ضبط نہ کر سکیں ؏ مجھے امید ہو کہ جو اس کتاب کو پڑھیں گے وہ مترجم کے حق میں دعائے خیر کریں گے۔ جن کی محنت سے یہہ کتاب ان کے مطالعہ میں آئی ؏

خاکسار

سید ممتاز علی دیوبندی

از لاہور ۴

ایک مسیحی کی رائے

میں نے اس نسخہ پر سے عبور کیا دل نہایت خوش ہوا کہ اس کتاب کا ترجمہ اُردو زبان میں ہوا۔ عورت ۔ مرد ۔ جوان ۔ بوڑھے ۔ ہر قسم کے لوگ اس سے پڑھکر فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مضمون ایسا دلچسپ رقت خیز اور حوصلہ افزا ہو کہ دل میں چُبھتا چلا جاتا ہو۔ علاوہ ازیں مترجم کی محنت نے اسے محض ترجمہ نہیں بلکہ بلحاظ زبان کی فصاحت و متانت کے اصل تصنیف بنا دیا ہو۔ اس کتاب کی اشاعت سے بہت فائدہ ہوگا۔ ایمان کے مضبوط کرنے اور مزاج کو استقلال بخشنے۔ آیندہ جہان کا پرتو دکھانے میں اس کتاب سے بہت مدد ملیگی ؏

راقم

پادری علی بخش

لاہور

۶



نجات

کل بنی آدم اس بات کے مُقر ہیں کہ ہم گنہگار اور خطاکار اور خدائے قدوس (مہا پوتر) کے حضور سزاوار ہیں۔ اور اس سزا سے بچنے کے لئے جس کو نجات پانا کہتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ تدبیر بھی ضرور سوچی ہے۔ جن میں سے بہتوں نے یہہ خیال کیا کہ چونکہ ہم جو اپنے بُرے کاموں سے ناپاک ہو گئے تو اپنے نیک اعمال (دہرم کرم) کے ذریعہ ہی بُرے کاموں کی سزا سے بچ بھی سکتے۔ اور عقبیٰ میں وہ غفور الرحیم خدا ضرور ہم کو قبول کر کے نجات دیگا۔ اور فی الحقیقت یہہ ایک ایسا آسان خیال ہے جس کا ہر درجہ کی عقل کے آدمی کو بلا غور و فکر قبول کر لینا کچھ دشوار نہیں معلوم ہوتا۔ پس اس لئے نہ کسی ایک گروہ یا قوم نے۔ بلکہ عنقریب دنیا کے لوگوں نے اس کو قبول کر کے اپنی طبیعت میں خیالی اطمینان حاصل کیا اور اس پر بھروسہ کر کے بیٹھ گئے ؛

علاوہ ازیں جس طرح انہوں نے نجات کے لئے خیالی ذریعہ خیال کر لیا اسی طرح نجات کے صلہ یا اجر کو بھی اپنے اپنے خیال میں من مانا سمجھ لیا۔ چنانچہ بعضوں نے اپنے خیال یہہ مانا کہ ہم جو ایشور سے ہی نکلے ہیں۔ اعلیٰ درجہ اچھے کرم کرنے کے ذریعہ تناسخ کی قید سے جس کو ہم اپنے کرموں کے سمان اس سنسار میں بھوگتے رہتے ہیں اس برہم (ایشور) میں پھر لین (وصل) ہو جائیں گے (بھگوت گیتا۔ ادھیاء ۸۔ شلوک ۱۰۔ ۱۵) اور دوسروں نے یہہ تصور کر لیا کہ چونکہ اس دنیا کی لذتیں اور آسائشیں ہر انسان کو زیادہ دل پسند اور مرغوب ہیں۔ پس عقبیٰ میں بھی اس نجات کے صلہ میں ہم کو ویسی ہی چیزیں ملینگی اور حاصل ہونگی (صاد رکوع ۴ و صافات رکوع ۲) اور درحقیقت ایسا خیال ہر انسان کی طبیعت کو زیادہ مرغوب ہے۔ اس لئے اس کو اکثروں کے نزدیک قبول کر لینا کچھ مشکل امر نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے اکثر اس پر قناعت کر کے مگن ہو بیٹھے ؛

مگر کلام پاک بائبل مقدس اس گناہ اور اس کے دفعیہ یعنے نجات اور اس کے نتائج کی نسبت نہایت مفصل اور تشریحاً بیان ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہر اہل عقل بعد غور و فکر ضرور قبول کر سکتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب خدائے خالق یعنے صانع مخلوقات نے اس دنیا پر آدم یعنے انسان اول کو پیدا کیا تو لکھا ہے کہ اس نے اس کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنایا۔ (پیدائش ۱: ۲۶) جس کا مطلب یہہ ہے کہ اس نے اس کو حالت پاکیزگی میں پیدا کیا۔ کیونکہ وہ خود پاک ہے اور یہہ اس کی صفت کے محض خلاف تھا کہ وہ کوئی بُری یا ناپاک چیز پیدا کرتا۔ پس اس نے بابا آدم اور ماما حوا کو بنا کر اپنے حضور ایک عمدہ باغیچہ میں جس کا نام عدن تھا رکھا جہاں وہ نہایت خوش و بشاش تھے مگر چونکہ خدا نے انسان کو فعل مختار۔ اشرف المخلوقات اور سب دیگر مخلوقات کا سردار بنایا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی صفت عادل کے موافق آدم کو کچھ شریعت کی پابندی بھی کی جس کے تجاوز کرنے کے نتیجہ سے بھی اس کو اس نے بخوبی آگاہ کر دیا (آیت ۱۵-۱۷) ورنہ وہ عادل ہو کر کیونکر عدالت کو پورا کر سکتا۔ مگر افسوس کی بات کہ آدم و حوا نے تھوڑے ہی عرصہ بعد شیطان کے فریب اور دھوکے سے خدا کے حکم کو عدول کیا۔ اور اس طرح نہ صرف انہوں نے اپنے تئیں خرابی اور بربادی میں ڈالا۔ بلکہ اپنی کل نسل کو بھی ان خرابیوں اور بربادیوں کا حامل کیا۔

کیونکہ ہم کل انسان ان ہی کے تخم اور ان ہی کی نسل ہیں۔ اور اسی سبب ہم انسانوں کے اندر بُری خواہشیں اور بُرے ارادے موجود ہیں۔ جس سے کوئی بچا نہیں کیونکہ سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہوئے (رومیوں ۳: ۲۳) پس اس طرح جب آدم و حوا خدا کے گنہگار ہو کر اس کے حضور سے راندے گئے (پیدائش ۳: ۲۳) اور جس باعث وہ رنجیدہ و افسردہ تھے تو اس وقت خدائے رحیم نے ان کی اس بیکسی و مایوسی کی حالت میں ان کو اشارتاً ایک ذات معززو شفیع کی نسبت فرمایا۔ جو عورت سے ہی پیدا ہو کر اس دنیا میں ظاہر ہوگا جو شیطان پر غالب آکر اپنے مومنین کو ان کے اس گناہ کے زہر سے پاک و صاف کر کے پھر اس قدوس کے حضور حاضر ہونے کے لائق بنائیگا۔ کہ جس کے آنے اور ظاہر ہونے کی نہ صرف پوری خبر ہی خدائے تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ پے درپے اور وقت بوقت اپنے نبیوں کی معرفت اپنے کلام مقدس میں مندرج کرائی (یوحنا ۵: ۳۹) بلکہ اس کی آمد اور اس کے فدیہ ہونے کی نشانیاں اور علامتیں بھی یعنے قربانیاں وغیرہ قوم بنی اسرائیل کے بیچ جن میں وہ ظاہر ہونے والا تھا خدا نے مقرر کرائیں تاکہ اس کی کامل قربانی کے وقت تک وہ ان باتوں کو بجا لائیں اور اس طرح پر اس کی اصل و حقیقی قربانی پر اپنا ایمان رکھکر اس کے حضور ایک مقبول اور چیدہ قوم ٹھہر سکیں ؛

پس وہ ذات معزز شفیع اس کے کلام پاک کے موافق تثلیث مقدس کا اقنوم ثانی خداوند یسوع مسیح ہے جو کلام خدا میں ابن اللہ کے لقب سے مُلقب ہے۔ (متی ۳: ۱۷) وہ خدا کے ازلی ارادہ کے موافق۔ (افسیوں ۳: ۱۱-۱۲) جب وقت پورا ہوا کنواری عورت سے پیدا ہو کر اس دنیا میں ظاہر ہوا تاکہ ہماری عوض

خدا کی شریعت کو پورا کرکے ہم کو اس کے قہر اور اس کی عدالت سے بچائے (گلتیوں ۴: ۴) جس نے ۳۳ برس اس دنیا میں رہ کر اور عجیب کاموں و نصیحتوں اور چلن و برتاؤں سے تعلیم دیکر (انجیل مقدس کو بے تعصب ہوکر پڑھو اور دیکھو) ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اور مرکر تین دن بعد پھر زندہ ہوکے اور چالیس روز پھر اپنے شاگردوں کو تعلیم و نصیحت کرکے اکثروں کے دیکھتے دیکھتے زندہ آسمان پر چلا گیا۔ اور جس وقت وہ آسمان پر جا رہا تھا اسوقت دو فرشتوں نے آخری روز اس کی پھر دوبارہ آمد کی بابت شہادت دی۔ (اعمال ۱: ۹-۱۱) تاکہ وہ آخری روز آکر اور زندوں و مُردوں کی عدالت کرکے برگزیدوں کو جزا اور مخالفوں کو سزا دے۔ متی ۲۵: ۳۱-۳۳ و یوحنا ۵: ۲۸-۲۹؀

پس دوستو ان باتوں کی پوری حقیقت معلوم کرنے کے لئے کلام خدا بائبل مقدس کا کمال غور و فکر سے مطالعہ کرو اور سوچو کہ اگر ہماری خطاؤں اور بدیوں کا کفارہ صرف ہمارے خیالی نیک اعمال ہی ہو سکتے تو اس منصف اور مہربان خدا کو اپنے کلام مقدس کے ذریعہ اس قدر اظہار و انتظام کی کیا ضرورت ہوتی۔ کیونکہ یہہ سب اسی لئے ہے کہ وہ "محبت ہے" (۱ یوحنا ۴: ۱۶) اور اپنی مخلوق کی وہ بھلائی چاہتا ہے۔ مگر ہاں عدل کے ساتھ جو عین اس کی پاک صفتوں کے موافق ہو۔ فی الحقیقت نیک کام جو ایک دوسرے کے ساتھ کئے جاتے وہ نہایت ضروری اور فرضی ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم خدا کی برکتوں کا جو روز بروز وہ اپنی مہربانی سے ہمیں عنایت کرتا ہے اس کا شکریہ ادا کر سکیں۔ مگر خدا کے حضور اس کی عدالت کو پورا کرنے کے لئے وہ محض ناکارہ اور ناکافی ہیں جن پر وہ قدوس مطلق خیال نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمارے دل کے گندہ چشمہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس کی عدالت کو پورا ہونے کے لئے صرف اسی راستکار (اعمال ۳: ۱۴) خداوند یسوع مسیح کا کفارہ ہے جو خدا کے حضور ہمارے گناہوں کا سرپوش ہے کہ جس کے نیچے ہمارے کل گناہ ڈھانپے جاتے ہیں۔ ہاں اس مبارک کا پاک لہو (عبرانیوں ۹: ۱۴) ہمارے دل کے گندہ چشمہ کے لئے حقیقی صابن ہے۔ جس کے ذریعہ ہمارے سارے گناہ دھوئے جاتے ہیں (۱ یوحنا ۱: ۷) اور اسی کے طفیل ہم پاک و صاف ہوکر اور نئی پیدایش کے ذریعہ نئی طبیعت پاکر (۲ قرنتیوں ۵: ۱۷) اس دنیا میں خدا کو اپنا آسمانی باپ کہنے اور اس کے ساتھ ہم کلام ہونے کا ہم استحقاق حاصل کرتے (گلات ۴: ۵-۶) اور آیندہ کو خدا کی پسندیدہ نیکی کرنے کی طاقت بھی پاتے ہیں۔ اور آنے والے جہان میں اس کے حضور پاک فرشتوں اور مقدسوں کے ساتھ ابدالآباد اس کی تعریف و ستایش میں مشغول رہیں گے جو کلام خدا انجیل کے موافق نجات یافتوں کی اصلی و حقیقی روحانی خوشی ہے۔ مکاشفات ۴: ۸-۱۰ و ۱۹: ۵۔ متی ۲۲: ۲۹-۳۰؀

ماسوا اس کے عزیز ہندو و محمدیو اپنے اپنے ہر دو خیالات کے نتایج پر بھی خوب غور کرو اور سوچو۔ کہ کیا ممکن ہے ہم مخلوق اپنے خالق کا ایک حصہ بنکر آخر کو اسی میں لین (وصل) ہو جائیں گے؟ جو صرف ایک وہمی خیال ہے بقول شخصے "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"۔ علیٰ ہذا کہ جسمانی خوشیوں و لذتوں سے عقبیٰ میں بھی ہم اسی خدائے قدوس کے حضور حظ اُٹھا سکیں گے؟ جو صرف جسم کے لئے کارآمد ہیں نہ کہ روح کے لئے پس جس طرح خدا کے حضور گنہگاروں کے نجات پانے کے لئے صرف خداوند یسوع مسیح ایک وسیلہ ہے (اعمال ۴: ۸-۱۲) اسی طرح نجات یافتوں کی خدا کے حضور روحانی جزا اور آسمانی خوشی بھی صرف یہی ہے اور بس؀

راقـــــم

بہادر مسیح آنا دواعظ انجیل جلیل امرتسر

سالانہ جلسہ کھرڑ بپٹسٹ مشن ضلع انبالہ

یہہ سالانہ جلسہ تھا جس کی دھوم ایک ماہ سے علاقہ کھرڑ میں مچ رہی تھی۔ پس یہہ جلسہ ۱۱ نومبر سے شروع ہوا اور ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو ختم ہوا۔ اس جلسہ کے کل شرکاؤں کی تعداد قریب تین سو کے تھی جن کو ہفتوں پہلے ہر ایک کو ایک ٹکٹ دیا گیا اور ٹکٹ کی پشت پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔ اور جس کے پاس یہہ ٹکٹ تھا وہی دسترخوان کا شریک تھا۔ جو بھائی بہن میلے میں تشریف لائے تھے ان کے رہنے کو مکان اور ڈیرے پیشتر سے مہیا کئے گئے تھے۔

اس میلہ کا پورا بیان تو ہمارے لئے لکھنا مشکل ہے۔ مگر نور افشاں کے ناظرین کے لئے نہایت اختصار کے ساتھ اسکا بیان کرتے ہیں؀

مندرجہ ذیل کے دیسی اور ولایتی صاحبان نے متفرق دلچسپ و روحانی مضامین پر نہایت ہی پُرتاثیر و پُرجوش وعظ فرمائے کہ جن سے سامعین ایک عالم حیرت میں رہ گئے۔ اور ہم صفائی سے کہتے کہ ایسی برکت سب کو ملی کہ جو کھرڑ کے اور کسی سالانہ جلسہ میں نہ ملی تھی؀

مسٹر میتھیو پانڈے صاحب جو دہلی سے تشریف لائے تھے آپ نے دو دفعہ وعظ فرمائی مشرجان سنو نوتمن

کوہ کالکا سے تشریف لائے تھے آپ نے ایک دفعہ نصیحت دی۔ جناب بزرگ پادری۔ ڈی۔ جونز صاحب جو آگرہ بپٹسٹ مشن سے تشریف لائے تھے آپ نے تین دفعہ وعظ کیا؛

جناب پادری۔ بی۔ سی۔ اوپل صاحب آپ نے ایک دفعہ وعظ فرمایا۔ جناب پادری۔ جے۔ جی۔ پوٹر صاحب جو کوہ کالکا سے تشریف لائے تھے آپ نے ایک دفعہ وعظ کیا۔ ہم خوشی و شکرگذاری سے بیان کرتے کہ جلسہ کی تمام میٹنگوں میں خدا کی روح پاک ہم کلام ہوتی رہی اور الٰہی تاثیر ہر ایک دل پر ہوئی۔ صاف صاف ہر ایک بھائی بہن نے جو حاضر جلسہ تھے اقرار کیا اور اب تک جابجا گاؤں میں کرتے کہ ہم کو اس جلسہ میں اعلیٰ درجہ کا فائدہ پہنچا جو پیشتر کبھی نہیں ہوا۔ اور ایک وقت وعظ کے ختم ہونے پر دیہاتی عورتوں نے جو خداوند میں ہماری بہن ہیں اپنا پنجابی زیور جو غیر قوموں کے موافق تھا پادری صاحبوں کو دیدیئے یعنے سونے کا لونگ اور کانوں کی ڈنڈیاں وغیرہ جو چاندی کی تھیں اُتار دیں۔ اور جن جن مردوں کے سروں پر کیس تھے وہ بخوشی اُتروا دئے۔ اور ہر ایک میٹنگ میں ساری جماعت خاموشی سے ہر وقت واعظ کی طرف بغور ٹکٹکی لگائے ہوئے حیرت کی آنکھ سے دیکھتی تھی کہ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا مع آسمانی لشکر کے موجود ہے اور یہہ ساری جماعت خدا باپ کی میٹھی آواز کو سُن رہی ہے۔ بلکہ جماعت میں سے ایک نے پُکار کے کہا وعظ ہوتے ہوئے کہ بغور سُنو خدا کیا کہتا ہے۔ وہ یہاں موجود ہے یہہ اس کی بات ہے۔ اور ان تمام میٹنگ کے وقتوں میں حسب حال اور گہری اور پُر تاثیر باتوں کا بیان ہوا کہ آنسو بہہ نکلے اکثر دل چاک کیئے گئے۔ بنجر زمین توڑی گئی اور روح پاک کا سوتا دلوں میں جاری ہوا اور بے توبہ دل قایل کیئے گئے اور فی الحقیقت ایک اعلیٰ درجہ کا فایدہ جماعت کو پہنچا ہے۔ اور ساری حمد خدا باپ کی ہو جس نے ہمارے مانگنے سے بہت زیادہ دیا اور اس نے نہ صرف سُننے والوں پر بلکہ واعظوں پر بھی روح پاک کی از حد برکت بخشی اور اپنی بیحد دولت سے مالا مال کیا کہ جنہوں نے نہایت ہی عمدہ طرح سے زندگی اور روحانی ضیافتیں جماعت کو کھلائیں جو ہم بیان نہیں کر سکتے ہیں؛

۱۲ نومبر سنہ ۹۹ء اتوار کی شام کو گانے کا جلسہ ہوا اور گانے والوں کے لئے کھرڑ سٹیشن کونسل کی طرف سے اول درجہ گانے والوں کے لئے دو انعام پیشتر سے مقرر کئے تھے اور ہر ایک عیسائی جماعت کو گاؤں میں خبر دی گئی تھی کہ جو پارٹی نیا گیت اور نئی راگ اوّل درجہ گاویگی اُسے پانچ روپیہ انعام ملیگا اور جو پرانا گیت اور نئی راگ اوّل درجہ گاوے تین روپیہ انعام ملیگا۔ مگر ہر ایک پارٹی آٹھ سے زیادہ نہ ہوگی۔ گانیوالی ذیل کی پارٹی تھیں؛

(۱) موضع منولی کی (۲) موضع چڈیالہ کی (۳) موضع نیلا میانپور متعلق روپڑ کی (۴) موضع جنجیری یہاں کی پارٹی دیسی عورتوں کی تھی (۵) موضع لوہا کھیڑی کی۔ (۶) موضع دیگر میانپور متعلق کھرڑ کی (۷) پارٹی دو کھرڑ بورڈنگ سکول کے طالب علموں کی۔ ساری جماعت فرش پر بیٹھی تھی۔ صرف گانے والی پارٹی سامنے کھڑی کی جاتی تھی اور ہر ایک پارٹی نے حسب حیثیت بلند آواز سے بہت اچھا گایا۔ ڈھولک ستار چھینے وغیرہ بجائے جاتے تھے اس وقت کا نظارہ ایک عجیب تھا۔ سُننے والوں کو از حد خوشی تھی اور اس وقت بھی خدا نے خوب برکت بخشی؛

۱۳ نومبر سنہ ۹۹ء بروز پیر ۱۱ بجے دن کے وعظ کے ختم ہونے پر ساری جماعت جھنڈے اور جھنڈیوں کو اٹھا کر بین باجہ اور انگریزی باجہ کے تالاب پر گاتے بجاتے پہنچے کیونکہ چند متلاشیوں کو بپتسمہ دینا تھا چنانچہ ساری جماعت کے روبرو چودہ اشخاص کو جن میں ۴ عورت اور دس مرد تھے از دست جناب بابو میتھیو پانڈے صاحب کے غوطہ دیا گیا۔

بعد غوطہ لینے بپتسمہ کے وہیں اسی موقعہ پر ساری جماعت نے سنجیدگی کے ساتھ ایک گیت گایا اور دعا مانگی۔ اور گیت گاتے اور بین باجہ بجاتے اور مسیح کی جے بولتے ہوئے جھنڈی اور جھنڈوں کے ساتھ جن پر صاف آئتیں لکھی ہوئی تھیں دھوم دھام سے بازار سے جماعت آہستہ آہستہ چلتی اور گاتی اور بعض جگہہ منادی کرتی ہوئی مشن احاطہ میں پہنچی اور سینکڑوں ہندو و مسلمانوں کی بھیڑ ہمارے ساتھ تھی اور تعجب سے ہم کو دیکھتی تھی۔ اور اسی دن دوپہر کے بعد جلسہ برخاست ہوا؛

ہمارے دیہاتی بھائی بین باجہ جو اپنے ساتھ لائے تھے جب جب جلسوں سے فرصت ہوتی تھی خدا کی تعریف کے گیت گا گا کے وقت کاٹتے تھے؛

اب ہم ناظرین نور افشاں سے عرض رساں ہیں کہ ان بپتسمہ یافتوں کے لئے خدا سے دعا کریں کہ یہہ ایمان میں اخیر تک مضبوط اور قایم رہیں۔ نیز عرض یہ ہے کہ ہمارے خیال میں بن سکے تو جس قدر دیہاتی مسیحیوں کے لئے اس قسم کے جلسہ ہو سکیں اسی قدر تھوڑے ہیں۔ ایسے جلسوں میں لوگ بہت ہی قوت اور روحانی تازگی پاتے ہیں؛

راقم

نتھانیل داس

چونی کلاں

خمسہ

مسیح شہنشاہ ہی ہمارا جہاں کا وہ نور ہی سراسر
اسی کے ہیں نور سے منور بشر زمیں پر ملک فلک پر
اسی سے عالم بنا سراسر ہی ہی دونوں جہاں کا افسر
اسی کے مداح اور ثناگر بشر زمیں پر ملک فلک پر

وہی ہی نور خدا کا مظہر وہی ہی بحر کرم کا مصدر
شہ مسیح وہ شفیع محشر وہ یہوواہ کا ہی وہ رہبر
ہیں کرتے اس کی ثنا ہی اکثر بشر زمیں پر ملک فلک پر

کلام انجیل کا ہی اظہر طفیل اس کے ہوئی ہی اظہر
مقر بنیں ہیں گواہ مقرر بشر زمیں پر ملک فلک پر

یہہ اسم مسیح کا ہی نعمت ہم پہ چھڑایا شیطاں سے ہمکو اکثر
صلیب اس کی سے بچ گئے ہیں نہ کوئی اپنا بنا ہی رہبر
یہہ اس کے حق میں کہیں سراسر بشر زمیں پر ملک فلک پر

لکھوں میں اوصاف اسم کیونکر اسی سے ہیں مہر و مہ منور
لکھیں ملک او فلک کے افسر بشر زمیں پر ملک فلک پر

اسی سے قایم ہی چرخ اخضر اسی سے تابندہ سب ہیں اختر
وہ سیتن بچا ہی اتنا اظہر کہ سب سے بالا ہی سب سے اوپر
کو نقش کرتے ہیں اس کو اکثر بشر زمیں پر ملک فلک پر

وہ حق جو حامی ہی دیں کے اوپر اٹھاتا اجل نہ اپنا ہی سر
یہہ اسم کہتے ہیں دیکھو پڑھکر بشر زمیں پر ملک فلک پر

اسی سے آدم ہوا ہویدا ہی موسیٰ آتے کلام برتر
لب و دہاں کی صفت بھی کیا ہو کہ مردے زندہ ہوئے سراسر
نثار کرتے مسیح پہ گوہر بشر زمیں پر ملک فلک پر

کروں زباں ان کی نعت سے ترک و رد برتر ہی ہی یہ بہتر
مسیح کے اوصاف کہیں جو اکثر بشر زمیں پر ملک فلک پر
کلام سن اخگری کے موزوں ثنا تجھیں ہوئی ہی اکبر

بحرِ عصیاں

اس زمین پر کہ جس میں انواع واقسام کی خوبصورت اور دلکش تصویریں چہار سو نظر آتی ہیں اور جس کا نظارہ عمدگی اور خوشنمائی کے سبب سے سب کے دل میں آناً فاناً گھر کر لیتا ہی اور کوئی فرد بشر اس کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔ داناؤں کی معلومات علمی سے تین حصے پانی بتایا جاتا ہی اور صرف ایک حصہ خشکی بتائی جاتی ہی۔ بے شمار ندیوں نالوں اور جھیلوں کے علاوہ نہایت بڑے بڑے سمندر آبِ رواں سے پُر ہزار ہا کوسوں میں پھیلے ہوئے موج زن ہیں۔ جن کے مقابلے میں خشکی کا سطح بہت تھوڑا ہی۔ غرض کہ زندہ مخلوقات برّی کے لئے اُن مقاموں میں سے گذرنا بھی محال ہی۔ اور اگر کسی حکمت انسانی سے سفر کیا بھی جاتا ہی تو بھی خطرات اور تکلیفات سے خالی نہیں۔ اس لئے صدہا جہازات سمندروں کی تہوں میں غرقاب ہیں۔ جن کا ذرہ بھی پھر سطح پر ڈھونڈا نہیں ملا۔ لیکن بحرِ عصیاں جو اس بحرِ آب سے بھی کہیں بھاری اور طول وعرض میں کہیں زیادہ بلکہ بحرِ بے کنار ہی بدرجہا خوفناک اور خطرناک ہی اور لاکھہا اور کروڑ ہا لوگوں کے ایمانوں کی کشتیاں اور بہت سے مذاہب اور ملت کے جہاز اس بے کنار بحرِ عصیاں میں غرق ہو چکے اور شب و روز ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ انسان کی خفتگی اور مدہوشی کی خوابِ غفلت کی نیند بدستور قایم رہتی ہی اور دیدہ و دانستہ بیشمار اشخاص اپنے آپ کو ایسے ضعیف اور بوسیدہ ایمان کے بیرو کار بنانے پر آمادہ اور تیار ہو جاتے ہیں کہ جن میں ذرہ بھی بچائی نہیں۔ اور آخر کار عین منجدھار میں کشتی ڈانواں ڈول ہو کر موت کے وقت ڈگمگاتے ڈگمگاتے بحرِ عصیاں کی بے تہاہ گہرائی میں غرقاب ہو جاتی ہی۔ اور ایسے وقت میں کوئی دوسرا جہاز اور ناخدا جو بچا سکتا ہو نظر نہیں آتا کیونکہ اس سے پیشتر اس کی ہٹ کو جو حقیقی جہاز ران اور ناخدا ہی رد کر دیا ہوتا ہی اور اب وقت گذر چکا ہو چکا ہوتا ہی اور سوا ہلاکت کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا ؛

یہہ دنیا بحرِ عصیاں ہی اور انسان منتظر پار جانے والے مسافر ہیں۔ اور تمام بنی آدم یکساں اپنے سامنے اس سمندر کے سفر خطرناک کے منظر کو دیکھتے ہیں اور اپنے اپنے طور پر اپنے واسطے اس کے عبور کرنے کے لئے جہاز یا کشتیاں لیتے ہیں۔ بعض تو کشتیاں لیتے ہیں جو اس بحر کی سختی کی برداشت ہی نہیں کر سکتیں اور آناً فاناً غرق ہو جاتی ہیں اور بعض ایسے جہاز لیتے ہیں جو ذرا سا چلکر پھر آخر کار ڈگمگا کر خوفناک طور سے دم زدن میں سمندر کی تہہ کو پہنچ جاتے ہیں۔ افسوس! افسوس!! یہہ کیسی خوفناک حالت ہی کہ جس میں بنی آدم گرفتار ہو رہے ہیں اور اپنی بیش قیمت جانوں کو ناحق برباد کر رہے ہیں۔ یہہ جہاز یا کشتیاں لوگوں کے ایمان ہیں کہ جن پر اُن کو نجات کی امید ہی کیونکہ اگر ایمان مثل مضبوط اور پختہ جہاز یا کشتی کے سچا اور نجات بخش ہوگا تو اپنے ایماندار کو بچاویگا لیکن اگر کچا اور کمزور اور جھوٹا ہوگا تو اس کا حال اور مثل ٹوٹے پھوٹے جہاز کے ہوگا جس کے مسافر خطرے میں پڑ کر ہلاک ہونگے۔ اسلئے تمام انسانوں پر فرض ہی کہ اپنے ایمان کو بخوبی آزماویں اور سچے ایمان کو اختیار کریں کہ جسکے وسیلے سے وہ بچ سکیں۔ ایسا نہو کہ فریب خوردہ ہو کر فسق ایمان کو صادق سمجھ بیٹھے ہوں اور نجات کی امید لگی ہو۔ ای ناظرین اب نہایت غور و فکر سے سوچو اور دیکھو کہ آپ کا ایمان

بقیہ

ایس پی جی مشن دہلی کی مختصر تواریخ

اور

خدا کی قدرت کا ظہور

دیسی مستورات کے لئے خاص شہر دہلی اور کرنال میں زنانے شفاخانے کھولے گئے۔ خاص شہر دہلی میں زنانہ شفاخانہ کی ایک عالیشان عمارت میم ونٹر صاحبہ کی یادگاری میں تعمیر کرائی گئی جس کے لئے انہوں نے اپنی کوشش محنت اور جانفشانی سے اپنی زندگی میں کافی سرمایہ جمع کر دیا تھا۔ مردانہ کام کے لئے بھی علاوہ خاص دہلی و دیگر نزدیکی ضلعوں یعنے کرنال۔ گوڑگاؤں۔ رُہتک و حصار وغیرہ کے اکثر ان کے قصبوں و دیہاتوں میں بھی چھوٹے مدرسے جاری ہوئے۔ جہاں جابجا کیٹی کسٹ اور ریڈر متعین کئے گئے۔ چنانچہ خدا کی برکت اور کارگذاروں کی کوشش سے دہلی اور اس کے گرد نواح میں سنہ ۱۸۸۳ء کے آخر تک کلیسیا (مسیحی جماعت) کا شمار ایک ہزار چوبیس ۱۰۲۴ تک ہو گیا تھا بیشک پادری صاحب موصوف کا ایک قول ہم کو اب تک یاد ہے جو وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "خدا اپنے کام کو ہر صورت سے چلاتا ہے۔ اور اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس کے ارادہ کو اسی صورت میں انجام دیں" اور جس باعث وہ اپنی فیاضدلی سے بعض تنگدست اور مصیبت زدوں کے کبھی کبھی مددگار بھی ہو جایا کرتے تھے کہ جس باعث نہ صرف مسیحی ان کو اپنا بزرگ سمجھتے بلکہ اکثر لوگ بھی ان کو پیار کرتے تھے ؛

مگر چونکہ پادری صاحب موصوف چند سالوں سے دہلی میں یوروپین مشنریوں میں سے صرف تنہا رہ گئے تھے اس باعث وہ اپنی دعاؤں میں یہہ بھی برابر التجا کیا کرتے تھے کہ خدا ان کی مدد کے لئے یوروپین مشنریوں کو دہلی میں جلد بھیجے۔ پس خدا نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا کہ نہ صرف تین یوروپین ایس۔ پی۔ جی۔ مشنریز ان کی مدد کے لئے دہلی میں آئے۔ بلکہ کیمبرج مشن کے چھ مشنریز بھی دہلی میں ان کی مدد کے لئے کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے بھیجے گئے۔ جس کے اول دو پادری یعنے ایک پادری جے۔ ڈی۔ مرے اور دوسرے ایڈورڈ بکسٹتھ صاحب سنہ ۱۸۷۷ء میں دہلی وارد ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ دو سالوں میں چھ کیمبرج مشنریز کا شمار پورا ہو گیا۔ مگر پادری مرے صاحب بباعث اپنی سخت بیماری کے ایک سال بعد ولایت واپس ہوئے۔ اور پادری بکسٹتھ صاحب چند سال دہلی مشن کا کام کر کے سنہ ۱۸۸۳ء میں جاپان کے لئے اُسقفی عہدہ پر ممتاز ہو کر چلے گئے۔ جن کی جگہہ دوسرے پادری صاحبان کیمبرج مشن دہلی میں آکر شامل ہوئے۔ اور اس وقت سے کیمبرج مشن کے چھ مشنریز کا شمار برابر پورا رہتا ہے۔ پس کیمبرج مشنریز کے دہلی میں آنے کے بعد پادری ونٹر صاحب نے خاص دہلی اور دیگر ضلعوں کے سوا زنانہ کام کے مشن کے کل دیگر کام ان کے سپرد میں کر دئے تھے۔ اور خود کونسل کی طرف سے مشن سکرٹری کے عہدہ پر مامور رہکر سنہ ۱۸۹۱ء میں اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ جن کی قبر پر کلیسیا دہلی کی طرف سے یہہ کتبہ کندہ کرایا گیا کہ "یہہ یادگاری رابرٹ۔ اولیفنٹ ونٹر مرحوم جو تیس سال سے زیادہ تک دہلی میں۔ ایس۔ پی۔ جی۔ سوسائٹی کے مشنری رہے۔ اور جنہوں نے ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی سینٹ اسٹیفنز چرچ کی مسیحی جماعت نے پادری حسنِ متوفی کی یادگار و اظہار محبت کے لئے جنہوں نے اپنی ساری عمر ان کی خدمت میں صرف کی یہہ کتبہ لکھوایا"

کیمبرج مشنریز کے دہلی میں آنے کے بعد اس مشن کے کل کاموں میں ایک نمایاں ترقی ہوئی۔ خاص عیسائی جماعتوں کا مناسب بندوبست کیا گیا۔ خاص دہلی کے بعض حصوں اور اس کے گرد نواح بعض دیہاتوں میں عیسائی بستیاں تعمیر ہوئیں۔ جن میں صرف عیسائی آباد کئے گئے۔ ان کی درستی اور انتظام کے لئے ہر بستی میں سوائے کیٹی کسٹ اور ریڈروں کے مسیحی پنچ و چودھری مقرر ہوئے۔ مشن سکولوں میں ترقی تعلیم اور طلبا کا شمار ترقی پذیر ہوا۔ پادری آلنٹ صاحب کی محنت اور کوشش سے مشن کالج دہلی میں قایم ہوا۔ اور کالج کی ایک عالیشان عمارت بھی تعمیر کرائی گئی۔ پادری ہیگ اور پادری کارلین صاحبان نے۔ گوڑگاؤں۔ رہتک اور کرنال کے ضلعوں اور ان کے دیہاتوں میں نہایت سرعت سے کام کیا۔ بلکہ اب تک بدستور کر رہے ہیں۔ خدا ان کے کام پر آسمانی برکت جلد نازل فرمائے۔ پادری جی۔ اے۔ لیفرائے صاحب جو سنہ ۱۸۷۹ء میں کیمبرج سے دہلی مشن میں پہنچے۔ اور چونکہ صاحب موصوف تیز فہم اور ذہین ہیں انہوں نے عرصہ قلیل میں سوائے زبان حاصل کرنے کے محمدی دین میں وہ مہارت پیدا کی کہ خاص شہر دہلی میں ایسے ایسے لکچر دئے اور محمدی صاحبان کے ساتھہ ایسے ایسے مباحثے کئے جن کا چرچا آج تک ہر خاص و عام کے زبان زد ہے۔ جن میں سینکڑوں محمدی علما اور فضلا شریک ہوتے تھے ؛

بقیہ

وسط ایشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونے پر اعتراضات کا جواب

جواب ۱-منوجی کے زمانہ میں ہندو آریہ شمالی ہندوستان میں اچھی طرح آباد ہوگئے تھے اور کوہ ہندوکش کا دروازہ اور لوگوں کی آمد کے واسطے بند ہوگیا تھا-اس لئے شمالی ہندوستان کو آریہ ورت قرار دینا منوجی کے واسطے کچھ بھی مشکل نہیں تھا مثلاً اس زمانہ میں اگر کوئی انگریز انگلستان کا جغرافیہ لکھے تو جزایر برطانیہ ہی کو انگریزوں کی سکونت گاہ قرار دیگا نہ کہ اس سرزمین کو جو بحر بالٹک کے کنارے پر تھی جہاں سے ان کے آبا و اجداد آکر برطانیہ میں آباد ہوئے۔ منوجی نے پیدا ہوتے ہی جس سرزمین میں اپنے اجداد کو بستے ہوئے دیکھا اسی سرزمین کو آریہ دیس قرار دیا ؁

۲-منوجی کے پاس کوئی وسایل اپنے آباؤں کی قدیم رہائش کے دریافت کرنے کے بھی نہیں تھے کیونکہ اس زمانہ میں نہ تو نسبتی علم الفاظ تھا اور نہ کسی نے قدیم سنسکرت زبان اور تصنیفات کو غیر ممالک کی آریہ زبان اور تصنیفات سے مقابلہ ہی کیا-اور کوئی یہہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کوہ ہندوکش کی پرلی طرف اور بھی کوئی ملک ہے بلکہ ان کا علم اس قدر ناقص تھا کہ وہ دکھن کی بابت بھی کم واقف تھے-علاوہ ازیں منوجی کے اجداد میں سے ہیرودوس کی طرح کوئی تواریخ بھی نہیں چھوڑ گئے تھے-پس منوجی جس میں پیدا ہوئے تھے اس ملک کو آریہ ورت سمجھے ؁

سوال ۴-جس حال کہ قدیم رشی-وید-ویدانت ایسی بڑی بڑی تصنیفات چھوڑ گئے جو مختلف مضامین کی تھیں تو کوئی تاریخ اپنی کیوں نہیں چھوڑ گئے؟

جواب-ژنداوستہ کو رگوید کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل فارس سے شکست کھاکر قدیم رشی ہندوکش کے اس طرف آکر پناہ گزین ہوئے-اپنی شکست کا حال لکھنا ہر ایک کے واسطے شرم کی بات ہے-اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے رشیوں نے اپنی شرمندگی کو تحریر کرنا نہیں چاہا-بلکہ اپنے دل کی جلن سے اپنی قدیم رہائش کو بھولنے اور اولاد کو اس امر میں ناواقف رکھنے کی کوشش کی ؁

سوال ۵-اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ مفتوح ہوکر اس ملک میں آکر بسے تھے؟

جواب ۱-اگر شکست نہ کھاتے تو اپنے ملک کو نہ چھوڑتے-پُران میں لکھا ہے کہ اسروں سے شکست کھاکر اندر سرگ سے جُدا ہوا تھا-ہم پوچھتے ہیں کہ اس کہانی کی بنیاد کیا ہے-ہم کہتے ہیں کہ اندر برتراسرے تو نہیں بلکہ اہل فارس کے ہاتھوں سے نکالا گیا تھا-زمانہ مابعد میں اہل پُران نے غلطی سے اس شکست کا بیان اندر اور برتر کی لڑائی میں بڑھا دیا ؁

۲-اہل فارس اندر کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں-اس کے ساتھ سربا اور ناستیہ نام دو ویدک دیوتوں کو بھی دیکھو ژنداوستہ-افرگرد میں اندر کو سورد کو اور ننگھتا کو اس گھر سے اس گاؤں سے اس شہر اس ملک سے اس پاک دنیا سے نکالتا ہوں ؁

۳-ویدک رشی نکالے ہوئے اندر کو قدیم سکونت گاہ سے بُلا رہے ہیں" اندر بہت لوگوں کے پاس جاتا ہے-میں اسے قدیم سکونت گاہ سے بلاتا ہوں جس کو باپ نے پیشتر بُلایا تھا-رگوید منڈل ۱ سکتہ ۳۰ رچیہ ۹-یہاں باپ سے مراد رشی کے قدیم اجداد جنہوں نے اندر کو وسط ایشیا سے بُلایا تھا ہے-دیکھو ڈاکٹر کے-ایم-بنرجی صاحب کی ایرین وٹنس صفحہ ۳۹-اور رومش چندردت کی بنگالی رگوید کا نوٹ صفحہ ۷۵ ؁

۴-تاکہ اندر دشمنوں کے ساتھ نہ مل جائے-رشی کہہ رہے ہیں" ہم کو چھوڑ کر دوسرے میں جاکر اپنے کو ظاہر مت کر ہمارے ہی پاس رہ-رگوید ۱-۴-سکتہ ۳-ہم تجھے کھانے کو دیں گے" رگوید ۱-۴-۹-یعنے ہم تیری ضرورتوں کو رفع کریں گے تو ہمارے ہی درمیان رہ ؁

۵-ویدک رشی اگن کو پکار رہے ہیں" ای منور پاک اگنی تو دیوتاؤں کو ہمارے لئے یہاں لے آ" رگوید ۱-۱۰-۱۲-سانیا چارج لفظ یہاں کے معنے کرتے وہ ملک جہاں دیوتاؤں کی پرستش ہوتی ہے-سوال یہہ ہے کہ وہ دیوستان کون سا ہے-اہل فارس نے تو دیوتاؤں کو نکالدیا تھا-پس وہ ملک جہاں دیوتاؤں کی پرستش ہوتی ہے اور اسروں کی نہیں ؁

سوال ۶-اگر کہا جائے کہ شمالی ہندوستان ہی میں جس کو منوجی (آریہ ورت) کہتے ہیں-اہل فارس اور اہل ہنود باہم بود و باش کرتے تھے اور بعد ازاں لڑائی میں شکست کھاکر اہل فارس ہی کوہ ہندوکش کو عبور کرکے ملک ایران میں پناہ گزین ہوئے تو اس میں تمہارا کیا اعتراض ہے ؁

جواب-اگر یوں ہی ہوتا تو ویدک رشی اندر کو قدیم سکونت گاہ سے نہ بُلاتے-اگر یہی ملک قدیم سکونت گاہ ہوتا تو رشی اور کون سے نئے ملک کو بُلاکر انہیں لئے جاتے ہیں-اگنی کو بُلاتے وقت لفظ یہاں استعمال ہوا ہے-اگر وہ اپنے اس ہی ملک میں تھا تو لفظ یہاں کے استعمال کی کیا غرض ہے؟

———٭———

قعات اور آراء

اکثر دفعہ یہہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ پنچ قوموں میں انجیل کی بشارت کے کام کا کوئی پائیدار فائدہ نہیں ہوتا۔ ہم ایسے لوگوں کے جواب میں ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں بنام لوہکے کلاں کا کچھ حال تحریر کرتے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو جاوے کہ پنچ قوموں میں انجیل کا کام نہ صرف بافایدہ ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی روح انکے دلوں میں داخل ہوکر بھی وہی نتیجے پیدا کرتی ہے جو دیگر اعلیٰ درجہ کی مہذب قوموں میں پیدا کرتی ہے۔

قریباً چھ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ اس گاؤں میں انجیل کے دو واعظ شام کے وقت پہنچے۔ گاؤں کے ہندو اور مسلمان باشندوں نے یہہ جان کر کہ مسیحی ہیں ان کو اپنے ہاں ٹکنے کی بھی اجازت نہ دی۔ وہ دونو مہتروں کی دھرمسالہ کی ڈیوڑھی میں اُتر پڑے۔ ان کے انجیل سُنانے سے ہندو اور مسلمانوں کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہوئی مگر مہتروں میں بعض بعض انجیل کی باتوں کو غور سے سُننے لگے نتیجہ یہہ ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد مہتروں میں سے بعض نے بپتسمہ پایا۔ آہستہ آہستہ ان مسیحیوں کے دلوں کے اندر خدا کی روح اپنا کام کرتی گئی۔ اگرچہ یہہ مہتر قوم میں سے تھے۔ مگر تو بھی خدا کی روح نے ان میں سے بعضوں کو اسی طرح سے گناہ سے متنفر کیا۔ جیسا کہ مہذب لوگوں کو کیا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ہم اس گاؤں کے ایک مسیحی کا حال درج کرتے ہیں ۞

ایک شخص نے مسیحی ہونے کے بعد سے ایسی دیانتداری اور محنت کی زندگی بسر کرنی شروع کی کہ اس زمیندار کو کہ جس کے ماتحت یہہ شخص سیپ کا کام کرتا تھا گواہی دینی پڑی کہ میں اس کے مسیحی ہونے سے بہت خوش ہوں۔ اس نے اپنے مسیحی ہونے سے بہت عرصہ پہلے ناجائز طور سے ایک شخص کا قریباً چودہ روپیہ کا زیور چُرایا تھا۔ ایک دفعہ لوقا کی انجیل میں سے زکی کا حال سُنتے سُنتے اس کو خیال آیا کہ مجھے اس چوری کا اقرار کرنا اور روپیہ واپس کرنا چاہئیے۔ کچھ عرصے تک وہ اس بات پر سوچتا اور دعا مانگتا رہا۔ غریبی کے سبب سے بیچارے کے پاس روپیہ بھی نہیں تھا۔ تو بھی ایک دفعہ اس شخص کو اپنے گھر پر بُلا کر اس سے اپنی چوری کا نہ صرف صاف صاف اقرار کر دیا بلکہ یہہ بھی کہا کہ میرے دو بھینس کے بچے ہیں تو تو ان میں سے ایک کو لے۔ اس نے یہہ سُنکر کہ اتنے برسوں کی بات ہے کہا کہ میں کچھ نہیں لیتا بلکہ معاف کرتا ہوں مسیحی نے جواب دیا کہ نہیں مجھ کو تسلی اس وقت ہوگی جب سب سے اچھے بچے کو لے جاؤگے۔ وہ شخص دونوں میں جو دُبلا اور خراب تھا اس کو لینے پر راضی ہوا۔ مگر مسیحی نے کہا کہ نہیں جو اچھا اور عمدہ دام کا ہے آپ لیویں۔ آخرکار زبردستی سے اس کو عمدہ بھینس کا بچہ دیا گیا۔ یہہ شخص غریب اور اَن پڑھ ہے۔ صرف مسیحی ہونے کے بعد تھوڑی گورمکھی پڑھنے سیکھا ہے۔ مگر دیانتداری اور سچائی میں نمونہ ہے ۞

اس کے مسیحی ہونے پر اس کی بیوی نے مسیح کو قبول نہیں کیا تھا بلکہ وہ بہت سختی کے ساتھ مخالفت کرتی تھی اور اس کو بہت تنگ کرتی رہتی تھی۔ مگر یہہ بہادر مسیح کا سپاہی برداشت کرتا رہا اور لگاتار اپنی بیوی کے لئے دعا کرتا رہا جب کبھی اس سے پوچھا جاتا کہ تم کون سی خاص بات کے لئے دعا منگوانا چاہتے ہو تو ہمیشہ کہا کرتا کہ میری بیوی کے لئے دعا کرو شکر کی بات ہے کہ اس کے صبر اور دعا کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس کی بیوی نے نہ صرف مخالفت چھوڑ دی بلکہ خود بپتسمہ کی درخواست کی۔ اب یہہ گھرانا اگرچہ غریب ہے مگر تو بھی نمونہ کے لایق گھرانا ہے ۞

پیارے ناظرین مسیح کی زندگی بخش طاقت کے سامنے ذات پات اور علم و تہذیب کچھ چیز نہیں ہیں۔ جب اور جہاں کہیں اس طاقت نے کسی گنہگار کے دل پر تصرف حاصل کیا ہے تو بلا لحاظ قومیت و علم و لیاقت و مرتبے کے ایسے عمدہ نتیجے پیدا کئے ہیں کہ بڑے بڑے عاقلوں کو بھی حیرانی ہوتی ہے شکر خدا کا کہ اس نے نہ صرف اونچی ذات والوں کو بلکہ کُل جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے ۞

پیارے ناظرین کیا تم نے مسیح پر ایمان لاکر اپنی زندگی میں اس کی لامحدود قدرت کے کرشمے دیکھے ہیں؟

انجیل کا نیا ترجمہ رومن اردو میں انگلستان میں چھپ چکا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اس مہینے کے آخر تک ہندوستان میں بھی مشتہر کیا جاویگا۔ لیکن فارسی اُردو کا ترجمہ پادری ایچ۔ یو۔ وائٹ برخیٹ کی معرفت کچھ عرصے بعد لاہور میں شایع کیا جاویگا۔ دونو قسم کی محدود کاپیاں شایع کی جاوینگی۔ اور حاشیہ ایسے طور پر رکھا جاویگا کہ جسپر ترجمہ کی نسبت اعتراض لکھے جا سکتے ہیں۔ وہ جو اس ترجمے کی کاپیاں لینا چاہتے ہیں بک ڈپو لاہور یا الہ آباد میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اپنا پتہ لکھکر بھیجدیویں ۞

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے ٭

المشتہر

مینجر نور افشاں

نوٹس

جس کسی صاحب کو عیسائی کمپونڈر کی ضرورت ہو۔ مس ایم۔ ایل۔ ہیرس صاحبہ فیض آباد اودھ سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ٭

رسید زر

مسٹر ہیم سین صاحب ٹاڈگڑھ	[illegible]
پادری سکھپال صاحب۔ گوالیار	[illegible]
مسٹر ای۔ میکلن صاحب ہیڈ ماسٹر۔ نانک منڈی ٹون	[illegible]
پادری ایم۔ صادق مسیح صاحب۔ اجنالہ	[illegible]
مس این۔ وائلی صاحبہ لودیانہ بابت پرچہ حقہ سکول	[illegible]
مس ای۔ لوئس صاحبہ ״ ״	[illegible]
پرنسپل صاحب سی ایم ایس سکول ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ بابت اخبار	[illegible]
منشی یعقوب صاحب متھرا	[illegible]
بشپ آف لاہور واسطے بہادر مسیح واعظ۔ امرتسر	[illegible]
مسٹر ایچ۔ ایل کرچی صاحب برائے سیمنری لائبریری دو کاپی	[illegible]

نوٹس

نئے سال کا ایک ماہ گذر گیا ہے لیکن ہمارے معزز اور دیانتدار خریداران نور افشاں نے اب تک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں۔ تاکہ بل بھیجنے کی نوبت نہ پہنچے ٭

المشتہر

مینجر نور افشاں

ایک کاذب۔ چھوٹا ناگپور میں ہندوستان کی ایک اصلی قوم منڈا جو مثل بھیل اور گونڈ کے قدیم وحشی قوم ہے برسرِ فساد ہے۔ اس قوم نے کئی خون کر ڈالے اور حکام سے آمادہ مخالفت ہے۔ چند پولیس مین مار ڈالے ایک تجار کو تیروں سے ہلاک کیا اور انکی کے کئی آدمیوں کو زخمی کیا۔ ایک کمپنی کے یورپین مینجر کو جن کے جنگل میں مار ڈالا۔ ان مفسدوں کا سرگروہ ایک شخص مسمی برسا بھگون ہے جو اپنے تئیں مسیح کہتا ہے وہ کاشتکاروں سے کہتا ہے کہ زمینداروں کو مالگذاری نہ دو اور پھر وہی پرانا طریق جاری کیا جائیگا جو کئی ہزار سال پہلے رائج تھا۔ جبکہ یہہ قوم پہلے پہل جنگلوں میں آباد ہوئی تھی۔ صاحب کمشنر ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ و سپرنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کرنل ویسٹ مورلینڈ کمانڈنگ ۷ بنگال انفنٹری معہ کپتان روچی اور ۲۳۰ سپاہیوں کے موقع فساد پر گئے ہیں اور ۱۰۰ آدمی ریزرو پولیس کے اور بھیجے گئے۔ یہہ فساد پولیٹکل نہیں ہے بلکہ صرف مقامی دیہاتیوں کا شور و غوغا ہے۔ کول اور دیگران کی ہمسایہ قومیں بالکل الگ تھلگ ہیں اور یقین ہے کہ یہہ فساد جلد رفع ہو جائیگا کیونکہ مفسدوں کو ہوش میں لانے والی کارروائی شروع کی گئی۔ مفسد فرقہ کے [illegible] قتل اور پچاس آدمی گرفتار کئے گئے ٭

عثمان دغما گرفتار ہوگیا۔ یہہ شخص خلیفہ کا مشیر تھا۔ اب پولیٹکل مشن بر کسی جگہہ پولیٹکل قیدی بناکر رکھا جائیگا۔ خرطوم کی فتح کے بعد سوڈان ہرطرح قابو میں آگیا تھا مگر پھر بھی خلیفہ اور عثمان دغما کے وجود سے کچھ نہ کچھ کھٹکا لگا ہی رہتا تھا۔ اب خلیفہ کے قتل اور عثمان دغما کی گرفتاری سے تمام مسئلہ حل ہوگیا اور تمام کام ٹھیک ہوگیا۔ برٹش مصری فوج وہاں کے صدر مقام العبید میں پڑی ہوئی ہے۔ اس مقام کی بڑی شہرت تھی اور وسط افریقہ کا بڑا تجارتی مرکز سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب دیکھا کہ بالکل ویران پڑا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہہ علاقہ فتح ہوگیا۔ برٹش گورنمنٹ کی بدولت چند سال میں یہاں بہت رونق ہو جائیگی اور العبید سابق سے بھی مرکز تجارت بن جائے گا۔ اینگلو سکسن قوم جہاں جاتی ہے تہذیب اور ترقی کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے ٭

پیدائش ہندو ۹۶ مسلمان ۱۱۱ کل ۲۰۷ ｝ لودیانہ از ۱۲ تا ۱۸ جنوری ۱۹۰۱ء
اموات ہندو ۱۴۳ مسلمان ۲۲۵ کل ۳۶۸

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی ہو کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ٭